دولت مند آدمی اللہ کے فضل کا محض عارضی متولی ہے
(سورۃ حدید، آیت ۷)

جولوگ سونا اور چاندی جمع کرکے رکھتے ہیں
اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ،
انہیں ایک دردناک عذاب کی بشارت دے دو
(التوبہ:۳۴)

عیش وآرام میں مگن رہنے کو ناپسند کیا گیا ہے
(الانعام: آیت ۱۴۱، الاعراف:۳۱، ھود:۶، الانبیاء:۱۳)۔
یہ چیز فرد کو سماج اور اللہ سے کاٹ دیتی ہے
اور عقلی وسماجی قوتوں کو کمزور کرتی ہے۔

جولوگ جسمانی یا دماغی طور پر کام کرنے سے معذور ہیں
ان کا حق سماج کی پیداوار پر ہے۔
(بقرہ:۱۱۰، ۲۵۴، التوبہ:۶۰، المزمل:۲۰، الذاریات:۱۹، بنی اسرائیل:۲۶، ۲۹، التوبہ:۳۴، ۳۶)

کسی ضرورت مند کو دی ہوئی رقم واپس لینے میں
اللہ تعالیٰ نرمی اور مہربانی کو پسند فرماتا ہے
(بقرہ: ۲۷۸ تا ۲۸۱)

مال ضائع کرنے کو اسلام میں منع کیا گیا ہے
(بنی اسرائیل: ۲۶، ۲۷)

جوا کھیلنے کو ممنوع قرار دیتے ہوئے قرآن میں ان چیزوں کو شیطانی کام کہا گیا ہے۔
(مائدہ:۹۰)
ان چیزوں میں بغیر محنت جلد سے جلد کچھ کمانے کی حرص ہوتی ہے۔

مال پر تصرف کے حق میں اس کو جمع کرکے رکھنے کا حق شامل نہیں ہے ۔
(سورۃ التوبہ: آیت ۳۴، ۳۵)

صدقہ کی مدیں متعین نہیں ہیں
اسے فرد اور سماج کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔
صدقہ وصول کرنا اور اسے (مفادِ عامہ میں) استعمال کرنا
اولی الامر
(ایسے اصحاب جو حکومت، روحانی، علمی، سماجی اور دیگر اعتبار سے مقتدر ہوں)
کی لازمی / رضاکارانہ ذمہ داری ہے
(التوبہ:۱۰۳ مع النساء:۵۹)۔

" تاکہ مال تمھارے مال داروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے "
(الحشر:۷)

کبھی کبھی اللہ تعالیٰ بندے کو ان ہدایات کی نافرمانی کرنے کے منفی نتائج،
اس سے اپنا فضل واپس لے کر اس کی زندگی میں ہی دکھا دیتے ہیں۔
(القلم: ۱۷ تا ۳۳)

صالح اور با اخلاق لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ
وہ بدعنوانی وبدکاری کے پھیلاؤ کے خلاف آواز اٹھاتے رہیں او
رلوگوں کو سیدھے رستے کی طرف آنے کی دعوت دیتے رہیں۔
(سورۃ آل عمران:۱۰۴، ۱۱۰، سورۃ ھود: آیت ۱۱۶، ۱۱۷)۔

عوامی مفاد کو لاحاصل نجی ملکیت پر فوقیت دی گئی ہے ۔
(النساء: آیت ۴)

قرآن میں زکوٰۃ کی مدیں بیان فرمادی گئی ہیں
(التوبہ،۶۰)